بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ، ۲۶ ہجرت ۱۳۵۸ہش ، ۲۶ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی سیدہ (بی بی) امۃ الجمیل صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آجکل بیمار ہیں۔ آپ کو جگر کی تکلیف ہے اور بلڈ پریشر بھی بہت گر گیا ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

میرے والد محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کا اس ہفتہ میں ہرنیہ کا آپریشن ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت کی خدمت میں محترم والد صاحب کے کامیاب آپریشن اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

صالح احمد ابن مولوی محمد صاحب
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

پشاور ۔۔ محترم عبد القدوس خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور بفضل خدا صحتیاب ہو کر ۲۰ مئی کو خیبر ہسپتال پشاور سے گھر واپس آگئے ہیں۔ آپ دل کی بیماری کے علاج کے لئے ۲۸ دن ہسپتال میں داخل رہے ۔ آپ تمام دوستوں اور کرم فرماؤں کا جنہوں نے بذریعہ تار، ٹیلیفون اور خطوط بیمار پرسی کی شکریہ ادا کرتے ہیں اور مکمل صحت یابی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کے لئے عرض کرتے ہیں ۔

ربوہ ۲۲ مئی کل شام ربوہ میں بھی شدید آندھی آئی اور بہت تیز بارش ہوئی ۔ آندھی اتنی شدید تھی کہ کئی علاقوں کے بعض مکانوں کی پردہ کی دیواریں گر گئیں ۔ بہت سے درخت بھی جڑوں سے اکھڑ گئے اور بعض بجلی کے کھمبوں کو بھی نقصان پہنچا ۔ بجلی کی رو کل شام سے بند ہے ۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا اور مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی رعایت رکھے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۔ (اعراف آیت ۲۷)

ترجمہ :- اور تقویٰ کا لباس (تو) سب سے بہتر لباس ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَتْقَاهُمْ ۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے ؟ حضور نے فرمایا جو زیادہ متقی ہے ۔

(۲) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ورع اور تقویٰ اختیار کر اس طرح تو سب لوگوں سے زیادہ عابد بن جائے گا ۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ ۶)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے ۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں ، اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے ۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰى قرآن شریف کا لفظ ہے ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے ۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۶ ہجرت ۱۳۵۸ہش
۲۶ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کا تعلق براہِ راست دل سے ہوتا ہے

اِس امر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت کھول کر بیان کیا ہے کہ ایمان لانے سے زبانی اقرار سے ایک شخص ظاہری طور پر دائرۂ اسلام میں تو داخل ہو جاتا ہے لیکن ایسے ایمان کی جو محض زبان کے اقرار تک محدود ہو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ اُس کے نزدیک ایمان اُس وقت متحقق ہوتا اور قابلِ قبول ٹھہرتا ہے جب وہ دل میں داخل ہو کر اُس میں جاگزیں ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعض اعراب یعنی جنگلوں میں رہنے والے غیر متمدن لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ایمان کی اصل حقیقت سے بے خبر تھے اور محض زبانی طور پر ایمان لے آئے تھے فرماتا ہے:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

(الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرماں برداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقتاً داخل نہیں ہوا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ جب تک دل نہ بدلے اور انسان بصیرت کی بناء پر دل سے ایمان نہ لائے اُس وقت تک وہ عُرفِ عام میں مومن کہلانے کے باوجود عند اللہ مومن شمار نہیں ہوتا۔ وہ شخص جس کا ایمان محض زبانی اقرار تک محدود ہو ذرا سی ٹھوکر لگنے پر زبانی اقرار سے بھی پھر سکتا ہے لیکن جب ایمان دل میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر وہ کسی حال میں بھی ایمان سے نہیں پھر سکتا۔ وہ جان دے دیتا ہے لیکن ایمان سے دستبردار نہیں ہوتا۔ پھر وہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کے دلوں میں واقعی ایمان داخل ہو جاتا ہے فرمایا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے (مومن) ہیں۔

حقیقی ایمان کی یہ کیفیت کسی انسان میں اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایمان زبان کے اقرار تک ہی محدود نہ رہے بلکہ وہ دل میں داخل ہو کر اُس میں ہمیشہ کے لئے جاگزیں ہو جائے۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام بیعت کنندگان کو بالعموم یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ان کا بیعت کرنا اور ایمان لانا محض زبان کے اقرار تک محدود نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ان کے اعمال و کردار سے اِس امر کا ثبوت ملنا چاہیئے کہ فی الحقیقت ایمان ان کے دلوں میں داخل ہو چکا ہے اور وہ مرتے دم تک اِس سے کسی حال میں بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ جب ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو بعض اصحاب آپؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو آپؑ نے انہیں یہی نصیحت فرمائی کہ:۔

"جو الفاظ اِس وقت تم نے میرے ہاتھ پر بطور اقرار زبان سے نکالے ہیں ان پر مرتے دم تک قائم رہو۔ انسان بعض اوقات دھوکہ کھاتا ہے، وہ جانتا ہے کہ مَیں نے اپنے لئے توبہ کا درخت بو لیا ہے، اب اُس کے پھل کی اُمید رکھتا ہے، یا (سمجھتا ہے کہ) ایمان مَیں نے حاصل کر لیا ہے اُس کے اب نتائج مترتب ہونے کا منتظر ہوتا ہے مگر اصل میں وہ (ابھی ایمان دل میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے) خدا کے نزدیک نہ تائب اور نہ سچا مومن کچھ بھی نہیں ہوتا کیونکہ جو چیز اللہ تعالےٰ کی پسندیدگی اور منظوری کی حد تک نہ پہنچی ہوئی ہو وہ چیز اُس (یعنی خدا) کی نظر میں ردّی اور حقیر ہوتی ہے، اُس کی کوئی قدر و قیمت خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جب کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے، جب تک کوئی چیز اس کی پسندیدگی میں نہ آوے تب تک اُس کی نظر میں ایک ردّی محض اور بے قیمت ہوتی ہے۔ تو جب انسان کا یہ حال ہے تو خدا تو قدّوس اور پاک اور بے لوث ہستی ہے وہ ایسی ردّی چیز کو اپنی جناب میں کب منظور کرنے لگا؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۲)

اِس کے بعد حضور علیہ السّلام نے اِس امر پر خاص زور دیا کہ زبانی اقرار کے ساتھ ایمان کا دل میں داخل ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ زبانی اقرار کو کوئی اہمیت نہیں دیتا بلکہ وہ ایمان کا زبانی اقرار کرنے والے کے دل کے اندر جھانکتا اور دیکھتا ہے کہ ایمان اس کے اندر بھی داخل ہوا ہے یا نہیں۔ اگر واقعی ایمان دل میں داخل ہو چکا ہوتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ خود اُس دل میں اُترتا ہے اور اس میں اپنا بسیرا بنا لیتا ہے اور اگر ایمان دل میں داخل نہ ہوا ہو تو وہ ایسے انسان کو ردّ کر دیتا ہے اور اُس پر لعنت بھیجتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

"یہ بیعت اور توبہ اُس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدقِ دل اور اخلاصِ نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفّاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اُس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبّت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اُس میں آ اُترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے مگر جس دل میں کوئی کسی قِسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳)

الغرض عند اللہ مومن قرار پانے کے لئے ایمان کا دل میں داخل ہونا ازبس ضروری ہے اور جب ایمان کسی کے دل میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر ایسا شخص ایمان کے بارہ میں کبھی کسی شبہ میں مبتلا نہیں ہوتا اور وہ اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ سے اللہ کی راہ میں جہاد کر کے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ ایمانِ حقیقی کا تعلق زبان سے نہیں بلکہ دل سے ہے اور دل کا حال بجز خدا کے اَور کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

ایک خوشکن اطلاع اور ضروری گزارش

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ چونکہ امریکن مشن کی ایک شاخ امریکہ کے مغربی ساحل پر سان فرانسسکو میں کُھل گئی ہے اِس لئے جن احباب کے کوئی عزیز مندرجہ ذیل ریاستوں کے کسی شہر میں مقیم ہیں اُن کے نام اور پتوں سے ہمیں مطلع فرما کر ممنون فرماویں:۔

کیلیفورنیا۔ اوریگن۔ واشنگٹن (واشنگٹن۔ ڈی سی جو دار الحکومت ہے وہ مراد نہیں بلکہ ریاست واشنگٹن مراد ہے) ایریزونا۔ مونٹانا۔ نیواڈا۔ اُوٹا اور ایڈاہو۔

(وکیل التبشیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یومِ وصال

آپ کی شاندار اسلامی خدمات غیر از جماعت اہلِ علم کی نظر میں

(مکرم رانا عبد الکریم خان صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۶ مئی کا دن برِ صغیر ہند و پاک کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کا دن ہے۔ یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ دُنیائے فانی سے کُوچ کر کے عالمِ بقاء کی طرف رحلت فرما گئے تھے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

یہ (۲۶ مئی) اُس مسیحِ محمدی کا یومِ وصال ہے جس کی آمد کی بشارت آپ کے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت خاتم النبیین رحمۃٌ للعالمین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح پیشگوئیوں کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں اور چودھویں صدی (ہجری) کے شروع میں اُمّتِ محمدیہ کے بہت سے علماءِ عظام اور اولیاء اللہ کو اُس کی شدید انتظار تھی۔ ہاں ہاں وہ موعود جس کی مسلمانانِ عالم کی ہولناک نازک حالت کے لحاظ سے بہت ہی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کیونکہ اس وقت یاجوج و ماجوج اقوام کے دُنیوی و مادی عروج و ارتقاء، اُن کے لشکروں کی ساری دُنیا پر یلغار خصوصاً عیسائیت کے مادی تفوّق و غلبہ اور اُس کی دُنیا کے اکثر حصّے پر بڑی جابر و مستحکم حکومتوں کو دیکھ کر مسلمان بالخصوص مسلمانانِ برصغیر ہند و پاک احساسِ کمتری کا شکار تھے اور اسلام کا درد رکھنے والے بعض علماء و اکابر مسلمانوں کی مجموعی لحاظ سے ہر جگہ سیاسی و دنیوی کمزوری، اندرونی خلفشار اور باہمی نااتفاقی کے باعث سخت بددل اور مایوس ہو رہے تھے وہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی اِصلاح، اُن کی دینی و روحانی بیماری کا علاج اور اسلام کے دفاع کا اہم کام ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ فرض تو مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام ہی ادا کریں گے اسی وجہ سے اُس عظیم الشان وجود اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے (مسیح و مہدیؑ) کی انتہائی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اُس کی آمد کی انتظار میں بڑے بے تاب و بے قرار ہو رہے تھے۔

سو عین ضرورت کے وقت اور عین انتظار کے موقع پر خدا تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار غلام عاشقِ صادق اور آپ کے پیارے دین (اسلام) کے بہادر خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی کے منصب پر سرفراز فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت سے ماموریت سے پہلے بھی اور مامور ہونے کے بعد بھی مسلسل دن رات تن من دھن کی بازی لگا کر دُنیا میں ایک روحانی عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ اسلام کا حسین و کامیاب ترین دفاع کیا۔ غیر مسلموں، عیسائی پادریوں اور مستشرقینِ یورپ اور آریہ پنڈتوں وغیرہ مذاہبِ عالم کے اسلام اور بانیٔ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف کئے جانے والے اعتراضات و الزامات کے صحیح و مسکت جواب دیتے ہوئے اسلام کی خوبیوں اور حضرت بانیٔ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عظیم الشان کمالات و معجزات کو بیان کیا۔ عالمِ اسلام میں ایک حرکت پیدا کر دی مسلمانوں کے حوصلہ کو بلند کیا۔ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی مستحکم بنیاد رکھ کر آئندہ قیامت تک کے لئے اشاعت و غلبۂ اسلام کے لئے ایک عالمگیر مہم جاری فرما دی اور بیش قیمت علم و عرفان سے معمور، حقائق و جواہرِ قرآن سے بھرپور لٹریچر یادگار چھوڑ کر فتح نصیب جرنیل کی طرح کامیاب مدافعت کے ذریعے عیسائیت کے گمراہ کُن اثرات کے پرخچے اُڑا کر آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑ کر اور منکرینِ ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات و نظریات کی تردید کرتے ہوئے ہستی باری تعالیٰ کے لاجواب دلائل و شواہد اور تازہ و زندہ نشانات پیش کرتے ہوئے بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گلشنِ محمدی کو از سرِ نو سرسبز و شاداب اور پُر رونق بنا کر (اپنے سے فرمودہ خدائی اطلاعات و الہامات کے عین مطابق) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خوش و خرم اور مظفر و منصور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر

اللّٰھم صلّ علٰی محمّدٍ وعلٰی اٰلِ محمّدٍ وبارِک وسلّم۔

غیر از جماعت مشاہیر اہلِ قلم و صحافت کا خراجِ تحسین

اِس جگہ خاکسار غیر از جماعت مشاہیر کے بیان کردہ کچھ اقتباسات (جن میں حضرت امام الزمان مسیحِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی اور شاندار اسلامی خدمات پر جو بہت عمدہ خراجِ تحسین پیش کیا گیا تھا) عرض کرنا چاہتا ہے کیونکہ بعض کہنے والے یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ماننے والے عقیدت مند تو جسے مانتے ہیں اُس کی تعریف ہی کرتے ہیں (گو درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے) اِس لئے خاکسار غیروں کے تاثرات پیش کرتا ہے ؎

وَالفَضلُ مَا شَهِدَت بِهِ الاَعدَاءُ

کہ فضیلت تو وہ ہے کہ جس کی مخالف بھی گواہی دیں۔

(۱) مشہور و معروف اخبار "وکیل" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا:-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی اُنگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا ... میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اِس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے ..... ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دُنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔

میرزا صاحب کی اس رفعت نے اُن کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو، ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ اُن کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا، جو اُس کی ذات سے وابستہ تھی، خاتمہ ہو گیا۔

اُن کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ بھی جاری رہے میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا، قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اِس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دِل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز لوحِ قلب سے نَسْیًا مَنْسِیًّا نہیں ہو سکتا... اِس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اِس ابتدائی اثر کے پرخچے اُڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں اور لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اُڑنے لگا...

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ اُن کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں میرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے.... اُن کی آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اِس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جاسکیں۔ فطری ذہانت و مہارت اور تسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے میرزا صاحب میں ایک شانِ خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہبِ غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ اُن میں پیدا ہو گیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملّت کا ہو اُن کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دُنیا میں کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی اُن میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا، ذوقِ مطالعہ اور کثرتِ مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دُنیا میں اِس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اِس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء بحوالہ سوانح فضلِ عمرؓ جلد اوّل صـ۱۷۱ تا صـ۱۷۳)

(۲) "تہذیبِ نسواں" لاہور میں مولوی ممتاز علی صاحب نے لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدّس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمّت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں منصباً مسیح موعود نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت و رہنمائی مُردہ رُوحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(۳) منشی سراج الدین صاحب (والد ماجد مولانا ظفر علی خاں صاحب) ایڈیٹر اخبار "زمیندار" نے لکھا:۔

"آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے۔ مسیح موعود یا کرشن اوتار ہونے کے دعاوی جو آپ نے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعویٰ انا الحق تھا.... گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکّا مسلمان سمجھتے تھے۔"

(۴) "کرزن گزٹ" دہلی کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی صاحب نے لکھا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اُس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اُس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا.... اگرچہ مرحوم (یعنی مرزا صاحب۔ ناقل) پنجابی تھا مگر اُس کے قلم میں اِس قدر قوّت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوّت کا کوئی لکھنے والا نہیں .... اُس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے.... اُس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"

(۵) "آریہ پترکا" نے لکھا:۔

"عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت آپ کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابلِ برداشت تھے....."

(۶) "اِندر" لاہور نے لکھا:۔

"اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو مرزا غلام احمد صاحب ایک صفت میں حضرت محمد (صلعم) صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا.... اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔"

(۷) "بودھ پرچارک" نے لکھا:۔

"ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق اور شرافت کے ایک بڑے پایہ کے انسان تھے۔"

(بحوالہ "سوانح فضلِ عمرؓ" جلد اوّل از صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اور بھی بہت سے بیانات ہیں لیکن فی الحال اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے مطابق اسلام پر چلنے، اُس کی اشاعت و تبلیغ کرتے رہنے کی سعادت عطا فرماتا رہے اور اِس میدان میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی و کامیابی سے نوازتا رہے (آمین ثم آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم رحمۃ للعالمین ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفس کی پاکیزگی اور اس کا ایک اہم ذریعہ

مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت بڑے مقاصد کے پورا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اس وقت دنیا میں جتنے مذاہب بھی پائے جاتے ہیں خواہ وہ کسی ملک کے ہوں اور خواہ وہ کسی الہامی کتاب کے ماننے والے ہوں۔ تسلیم کرتے ہیں کہ انسانی پیدائش خدا کے ساتھ ایک ہو جانے اور اس کا دیدار حاصل کرنے کے لئے وقوع میں آئی ہے اور اس مسئلہ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ اہل ہنود۔ عیسائی۔ سکھ۔ زرتشتی وغیرہ تمام اس بات سے متفق ہیں کہ پیدائش انسانی کی اصل غرض یہی ہے کہ انسان کا دل خدا کا گھر بن جائے۔

قرآن مجید بھی یہی اعلان کرتا ہے کہ:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"

میں نے انسان کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرکے اس کی فطرت میں دو قسم کی قوتیں رکھیں ایک نیکی کی اور دوسری بدی کی قوت۔ اور ان دونوں کے حصول کا راستہ اور ان کے نتائج کو پہچاننے کا ملکہ بھی انسانی فطرت میں ودیعت کر دیا۔ فرمایا:

"وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ"

کہ ہم نے ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے بھی بتا دیئے ہیں کہ ہدایت کیا ہے اور گمراہی کیا ہے اور ان کے نتائج کیا ظاہر ہوں گے اور کون سا راستہ اختیار کرنے میں فائدہ ہے اور کس میں نقصان؟

قرآن مجید میں انسانی نفس کی تین حالتوں کا ذکر ملتا ہے۔

پہلی حالت کا نام قرآن شریف میں نفس امارہ آیا ہے۔ فرمایا:۔

"اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ"

نفس امارہ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے خلاف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔

دوسری حالت نفس لوامہ کی ہے۔ فرمایا:۔

"وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ"

نفس لوامہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ انسان اپنے طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلنے اور چارپایوں کی سی زندگی بسر کرے۔ بلکہ نفس لوامہ یہ چاہتا ہے کہ اس سے اچھی حالتیں اور اچھے اخلاق صادر ہوں اور انسانی زندگی کے تمام لوازم میں کوئی بے اعتدالی ظہور میں نہ آوے۔

تیسری حالت نفس مطمئنہ کی ہے فرمایا:۔

"يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ"

یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایک پختہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

پاکیزگی کے ذرائع:

نفس انسانی کی پاکیزگی کیلئے اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد اور مضبوط رشتہ جوڑنے کے لئے یعنی نفس امارہ کو نفس مطمئنہ کی حالت تک پہنچانے کے لئے مختلف طریق خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ اور زکوٰۃ۔ تلاوت قرآن مجید۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ خدمت خلق۔ جہاد۔ اطاعت۔ صلہ رحمی وغیرہ وغیرہ۔

الغرض سینکڑوں ایسے ذرائع ہیں جن سے انسان کے نفس امارہ کی حالت تبدیل ہو سکتی ہے اور انسان خدا کا ایک محبوب اور پیارا بندہ بن جاتا ہے۔ لیکن ان تمام ذرائع میں سے اول و اکمل نماز پنجگانہ کی ادائیگی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نفس امارہ کو نفس مطمئنہ تک پہنچانے کے لئے نماز سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى"

فلاح پا گیا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔

نماز نفس کی خواہشوں کو کچل کر اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ"

نماز یقیناً کھلی بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ فعل سے بچاتی ہے۔

نماز کی عبادت حقیقتہً روحانیت کی جان ہے اور اسی لئے اسے مومن کی معراج قرار دیا گیا ہے نماز کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے

"جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ"

یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"نماز ایک دعا ہے جو درد سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بد خیالات اور برے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"ان اول ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ"

(کنز العمال)

بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائیگا وہ نماز ہے۔

نماز ارکان اسلام میں سے بھی سب سے اہم اور پہلا رکن ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے اور مومنوں کی ترقی کا زینہ بھی نماز ہی ہے اگر غور کی جائے تو انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ نماز تمام مذہب کا خلاصہ ہے۔ یہ مذہب کی روح کو پیدا کرنے اور سمجھنے کے لئے عملی تربیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی بھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ پیش آجائیگا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائیگا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۴۳ء)

○

زعماء کرام انصار اللہ متوجہ ہوں

انصار اللہ کا مالی سال کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے۔ چندہ کی وصول شدہ رقم مرکز میں جلد ارسال فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہوں۔

(جزاکم اللہ احسن الجزاء)

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

○

زکوٰۃ تزکیہ اموال کا باعث ہے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریلی اطفال

کسی قوم کی آئندہ ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اُس قوم کے بچوں کا روحانی، اخلاقی، ذہنی اور جسمانی معیار نہایت اعلیٰ درجہ کا ہو۔

مجلس اطفال الاحمدیہ وہ تنظیم ہے جو احمدی بچوں کی قوتوں اور استعدادوں کا معیار بلند رکھے ہوئے ہے تاکہ بڑے ہو کر یہ اطفال خاندانِ احمدیت کے مفید وجود ثابت ہوں۔

چنانچہ اس تنظیم کے تحت جو پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں ان میں انہی مقاصد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ دارالصدر شمالی ربوہ نے اطفال میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے چند علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا۔ جو ۱۳ر اپریل سے شروع ہو کر ۲۸ر اپریل کو تقریب تقسیم انعامات پر ختم ہوئے۔

ان مقابلوں میں تلاوت قرآن پاک۔ نظم اور اذان کے علاوہ ورزشی مقابلوں میں دوڑ ۱۰۰ گز، ۵۰۰ گز، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ۔ فٹ بال، کبڈی اور جھنڈا جنگ کے مقابلے شامل تھے جن میں حلقہ کے قریباً ۷۰ اطفال نے پورے جوش و خروش سے حصہ لیا۔

دوران ریلی اطفال کے دو تربیتی اجلاس بھی منعقد کئے گئے۔ علاوہ ازیں مجلس ہذا کے اطفال نے فضل عمر ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کی اور اُن میں پھل وغیرہ تقسیم کیا۔

ریلی کا اختتام تقریب تقسیم انعامات پر ہوا۔ جس کے لئے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو دعوت دی گئی جسے انہوں نے قبول فرمایا اور ۲۸ر اپریل کو تشریف لا کر انعامات تقسیم کئے۔

اپنے خطاب میں صدر صاحب نے مجلس کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور اطفال کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا۔ آپ کا اولین مقصد اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی راہ میں قربانیاں کرنا ہے اور خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ کامیابی کی طرف بڑھتا رہے۔

بعد دعا یہ تقریب اور اطفال کی ریلی اپنے اختتام کو پہنچی۔ خدا کرے کہ ہمارا ہر قدم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی کی طرف بڑھتا رہے۔

(منتظم اطفال محلہ دارالصدر شمالی ربوہ)

خالی اسامیاں

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے مرد/خواتین کی درخواستیں ۲۱/۵/۷۹ تک مطلوب ہیں۔ عمر ۱۸ ـــ ۲۵ سال۔ اسسٹنٹس / U.D.C کی اسامیوں کے امیدواروں کا انگریزی و جنرل نالج میں امتحان ہوگا۔ سٹینو/سٹینوگرافروں کا شارٹ ہینڈ و ٹائپ کا ٹیسٹ ہوگا۔ ان عارضی اسامیوں کے غیر معینہ عرصہ تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ تفصیلات مذکورہ بالا نوائے وقت ۲۲/۴/۷۹ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسسٹنٹس۔ سٹینوگرافرز۔ سٹینو ٹائپسٹ۔ اپر ڈویژن کلرک۔ لوئر ڈویژن کلرک۔ پشاور۔ لاہور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ راولپنڈی میں مقرر کردہ تاریخوں اور مقررہ مقامات پر حاضر ہوں۔ ملحوظ انٹرویو کال لیٹر جاری نہیں ہوں گے۔ خود حاضر ہو جائیں۔

درخواستیں (کوئی فارم نہیں) زیڈ اے شاہ۔ ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) منسٹری آف ڈیفنس (ریلوے اسٹیشن ڈویژن) راولپنڈی کے نام ارسال کی جائیں۔

(ناظر تعلیم)

... کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے اور سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز خاکسار کی ہمشیرہ مقصودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد صاحب بھی ان دنوں بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمجید بشیر خلیل آباد کالونی۔ کوٹلی۔ (آزاد کشمیر))

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ یکم جنوری تا ۱۵ر جنوری ۷۹ میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱	مکرم چوہدری غلام محمد صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۵ روپے
۲	محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب	واصل ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۰/-
۳	مکرم حکیم سید بشیر احمد صاحب	سیالکوٹ شہر	۱۰/-
۴	" ڈاکٹر اسماعیل صاحب	"	۵۰/-
۵	" قریشی بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
۶	" عزیز احمد صاحب	"	۱۰۰/-
۷	جماعت احمدیہ	فیصل آباد	۱۲۷/-
۸	محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ	اسلام آباد	۱۰/-
۹	" امۃ النصیر صاحبہ بیگم چوہدری عبدالحمید صاحب	نیلا گنبد لاہور	۱۰۰/-
۱۰	مکرم حاجی محمد صاحب	ڈیرہ غازی خان	۱۰/-
۱۱	" میاں خیر محمد صاحب	"	۱۸/-
۱۲	" ذوالقرنین صاحب	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲۵/-
۱۳	جماعت احمدیہ چک ۵ احمد آباد	ضلع بدین (سندھ)	۱۰/-
۱۴	محترمہ سلطانہ عزیز صاحبہ	گول بازار۔ ربوہ	۱۰/-
۱۵	" سلمیٰ مبارک صاحبہ معرفت سلطانہ عزیز صاحبہ	گول بازار ربوہ	۵۰/-
۱۶	" بشریٰ ناہید صاحب	مصری شاہ (الٰہی پارک) لاہور	۱۰/-
۱۷	جماعت احمدیہ اودحمہ	ضلع سرگودھا	۱۴/-
۱۸	مکرم مقبول احمد صاحب بھٹی	منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۱۵/-
۱۹	جماعت احمدیہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۰/-
۲۰	مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایہ	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-
۲۱	" سید سرور علی شاہ صاحب	واہ کینٹ	۵۰/-
۲۲	" میاں ریاض احمد صاحب	ددوھہ ضلع سرگودھا	۲۰/-
۲۳	محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمنان صاحب	راولپنڈی	۲۵/-
۲۴	" فرخ ناز صاحبہ اہلیہ قاضی منور احمد صاحب	"	۲۰/-
۲۵	" نسرین اختر صاحبہ اہلیہ نعمت اللہ صاحب	چک ۳۶ ج ضلع سرگودھا	۲۵/-
۲۶	" اہلیہ سید واحد صاحب خالد دارالعلوم غربی ربوہ منجانب شیخ عبدالعزیز صاحب		۵۰/-
۲۷	" منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب	دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/-
۲۸	مکرم سید سعید احمد صاحب	داربرٹن ضلع شیخوپورہ	۱۲/-
۲۹	" غلام محمد صاحب	"	۵۸/-
۳۰	جماعت احمدیہ	نواب شاہ (سندھ)	۳۰/-
۳۱	مسلم قریشی سٹور اوکاڑہ	ضلع ساہیوال	۲۰/-
۳۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ ناصر احمد صاحب	اوکاڑہ	۳۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے خسر مکرم چوہدری محمد سعید صاحب کاہلوں صدر جماعت احمدیہ ۱۲۴ ج ب کی کھوہ کافی دیر سے بیمار ہیں۔ کچھ عرصہ نشتر ہسپتال میں داخل رہے اب صحت پہلے سے کافی بہتر ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مشفیق احمد کاہلوں۔ نشتر ہسپتال ملتان)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ زوجہ شیخ عظیم الدین مرحوم سوداگر چرم (سابق صدر جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ) شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ محمد واحد سوداگر چرم رادھن ضلع دادو (سندھ))

(۳) خاکسار کی ممانی (اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب خادم معلم وقف جدید چھنگا بنگیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال

۱۱ مارچ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء

(قسط ۳)

۱۴۷۔ اہلیہ صاحبہ ماجد احمد صاحب پشاور ۰۰ — ۱۰

۱۴۸۔ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب ″ ۰۰ — ۲۰

۱۴۹۔ رضیہ بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب پشاور ۰۰ — ۱۰۰

۱۵۰۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان ۰۰ — ۲۰

۱۵۱۔ محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر بشیر آباد ۰۰ — ۱۲

۱۵۲۔ مختار احمد صاحب مغل ″ ۰۰ — ۱۲۰

۱۵۳۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۱۵۴۔ مبشر احمد صاحب ایل پلاٹ ساہیوال ۰۰ — ۱۰

۱۵۵۔ غلام احمد صاحب ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۵۶۔ چوہدری بشیر احمد صاحب چک $\frac{145}{10R}$ ملتان ۰۰ — ۵۰

۱۵۷۔ حکیم عبدالواحد صاحب ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۵۸۔ فیض احمد صاحب چک $\frac{22}{EB}$ ساہیوال ۰۰ — ۴۰

۱۵۹۔ چوہدری غلام احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ
بذریعہ سہیل احمد صاحب ۰۰ — ۳۵

۱۶۰۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ۰۰ — ۲۰

۱۶۱۔ سہیل احمد صاحب مع بہن بھائی ″ ″ ″ ۰۰ — ۴۵

۱۶۲۔ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالصدر ربوہ ۰۰ — ۵۰

۱۶۳۔ بیگم صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۰۰ — ۲۰

۱۶۴۔ چوہدری محمد خاں صاحب ″ ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۶۵۔ منصورہ شفیق صاحبہ اہلیہ محمد شفیق صاحب قیصر ربوہ ۰۰ — ۵۰

۱۶۶۔ نور اسلام صاحب ابن سلطان محی الدین صاحب
کورلپور سیالکوٹ ۰۰ — ۱۰

۱۶۷۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری طاہر احمد صاحب ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۶۸۔ اہلیہ صاحبہ میجر مبشر احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۰۰ — ۱۰۰

۱۶۹۔ عبدالواسع جاوید صاحب قیوم میڈیکل ہال فتح پور ۰۰ — ۱۰۰

۱۷۰۔ بشریٰ سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں
دارالصدر غربی ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۷۱۔ محمد انور صاحب قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۷۲۔ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید لاہور چھاؤنی ۰۰ — ۲۵

۱۷۳۔ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب گولبازار ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۷۴۔ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۷۵۔ عثمان غنی صاحب سیکرٹری مال چندر کے منگولے ۰۰ — ۱۰

۱۷۶۔ چوہدری شاہد احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۷۷۔ عبداللطیف صاحب علوی روڈ ضلع نواب شاہ ۰۰ — ۵۰

۱۷۸۔ شیخ دبیر احمد صاحب گوہر بھکر ۰۰ — ۱۰

۱۷۹۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب چک $\frac{245}{EB}$ ساہیوال ۰۰ — ۱۰

۱۸۰۔ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ ″ ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۸۱۔ مولوی محمد شریف صاحب ″ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۸۲۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر تنویر احمد صاحب سیالکوٹ ۰۰ — ۳۰۰

۱۸۳۔ صغریٰ صاحبہ زوجہ محمد رمضان صاحب ″ ۰۰ — ۱۰۰

۱۸۴۔ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ محمد منیر صاحب ″ ۰۰ — ۲۵

۱۸۵۔ محمد الطاف صاحب گوندل ″ ۰۰ — ۱۰

۱۸۶۔ رسول بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سیالکوٹ ۰۰ — ۱۰

۱۸۷۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ اللہ دتا صاحب ″ ۰۰ — ۱۸۰

۱۸۸۔ بیگم صاحبہ قریشی مطیع اللہ صاحب ″ ۰۰ — ۵۰

۱۸۹۔ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب سیالکوٹ ۰۰ — ۱۰

۱۹۰۔ شمیم محمود صاحبہ ″ ۰۰ — ۱۰

۱۹۱۔ فرزانہ قریشی صاحبہ ″ ۰۰ — ۱۰۶

۱۹۲۔ شگفتہ محمود الرحمٰن صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۱۹۳۔ ثریا نعمت الرحمٰن صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۱۹۴۔ حکیم سید پیر احمد صاحب مرحوم ″ ۰۰ — ۱۰

۱۹۵۔ لئیق احمد صاحب ناصر ″ ۰۰ — ۱۰

۱۹۶۔ محمد اسلام صاحب ٹیلر ماسٹر ″ ۰۰ — ۱۵

۱۹۷۔ مبارک احمد صاحب ″ ۰۰ — ۳۰

۱۹۸۔ فضل کریم صاحب ″ ۰۰ — ۵۵

۱۹۹۔ بشریٰ نعیم صاحبہ ″ ۰۰ — ۱۵

۲۰۰۔ جمیلہ بیگم صاحبہ ″ ۰۰ — ۳۶

۲۰۱۔ بیگم خواجہ اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ″ ۰۰ — ۲۰

۲۰۲۔ محمد سعید احمد صاحب سرگودہا چھاؤنی ۰۰ — ۵۰

۲۰۳۔ بذریعہ عبدالعزیز صاحب از پسران لالہ عبدالواحد صاحب
ماسٹر واچ کمپنی انارکلی لاہور ۰۰ — ۲۹۰

۲۰۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب اسلم دارالیمن ربوہ ۰۰ — ۱۰

۲۰۵۔ ساجدہ رشید صاحبہ رحیم یار خاں ۰۰ — ۵۰

۲۰۶۔ چوہدری عبدالباری صاحب ″ ۰۰ — ۲۵

۲۰۷۔ کیپٹن سرتاج علی صاحب شہید راولپنڈی ۰۰ — ۲۵

۲۰۸۔ لیفٹیننٹ محمود احمد زبیری شہید ″ ۰۰ — ۲۵

۲۰۹۔ چوہدری محمد طفیل صاحب ″ ۰۰ — ۱۲

۲۱۰۔ زاہد احمد خاں صاحب منہاس ″ ۰۰ — ۱۵

۲۱۱۔ دختر ملک محمد عبداللہ صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۱۲۔ زہرہ ملک صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبداللہ صاحب راولپنڈی ۰۰ — ۱۰

۲۱۳۔ شاہین سہیل صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۱۴۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحی صاحب مرحوم ″ ۰۰ — ۲۰

۲۱۵۔ قریشی انوار احمد صاحب ″ ۰۰ — ۲۵

۲۱۶۔ میاں عبدالخالق صاحب لدھیانوی ″ ۰۰ — ۱۰

۲۱۷۔ میاں عزیز اللہ خاں صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۱۸۔ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ″ ″ ۰۰ — ۲۰

۲۱۹۔ میر غلام احمد صاحب کشفی ″ ۰۰ — ۱۰

۲۲۰۔ خواجہ مبارک احمد صاحب ڈار ″ ۰۰ — ۱۰

۲۲۱۔ نعمت اللہ صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۲۲۔ شیخ انعام اللہ صاحب ″ ۰۰ — ۳۰

۲۲۳۔ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مرزا مبارک احمد صاحب ″ ۰۰ — ۱۵

۲۲۴۔ قریشی محمد عظیم صاحب ″ ۰۰ — ۴۵

۲۲۵۔ شفیق احمد خاں صاحب ″ ۰۰ — ۲۰

۲۲۶۔ کیپٹن محمود احمد صاحب ″ ۰۰ — ۶۰

۲۲۷۔ ناصرہ بیگم صاحبہ ″ ۰۰ — ۵۰

۲۲۸۔ چوہدری افتخار احمد صاحب مہار ″ ۰۰ — ۱۰۰

۲۲۹۔ مبارک احمد صاحب ″ ۰۰ — ۲۰

۲۳۰۔ فرید افضل صاحب ″ ۰۰ — ۵۰

۲۳۱۔ شیخ عبدالعظیم صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۳۲۔ چوہدری سردار احمد خاں صاحب ″ ۰۰ — ۳۵

۲۳۳۔ بیگم احمد شریف صاحب ″ ۰۰ — ۱۰

۲۳۴۔ سبوح ظفر صاحبہ ″ ۰۰ — ۱۰

۲۳۵۔ امۃ الکریم بیگم صاحبہ ″ ۰۰ — ۲۱۰

۲۳۶۔ فیاض احمد صاحب ″ ۰۰ — ۱۵

۲۳۷۔ مبارکہ جمیل صاحبہ ″ ۰۰ — ۱۵

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاس تعزیت

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

(محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محبوب علی صاحب ۔ کراچی)

۲۱ اپریل ۱۹۷۹ء کو میری جان و دل سے عزیز بچی امۃ الباسط اچانک چار دن کی علالت کے بعد وفات پاکر قبرستان عام ربوہ میں ابدی نیند سو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس المناک حادثہ جانکاہ پر میرے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی عاجزانہ درخواست پر نماز جنازہ پڑھا کر اور قبرستان نمبر ۱ میں تدفین کی اجازت مرحمت فرما کر مجھ بیمار پر اور میرے خاندان کے ساتھ خاص شفقت کا سلوک اور احسان عظیم فرمایا۔ نیز حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ، حضرت سیّدہ چھوٹی آپا صاحبہ مدظلہا، حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محترم صاحبزادگان و دیگر خواتین مبارکہ اور خاص طور پر صاحبزادی سیّدہ امۃ الباسط بیگم سلمہا نے میرے بیٹوں، بیٹیوں اور بہو کے ساتھ جو کراچی سے جنازہ کے ہمراہ گئے تھے جو بے پایاں خلوص و محبت کا سلوک کیا اور پھر تعزیت کے لئے آنے والے ربوہ کے بھائیوں اور بہنوں کی جس خلوص سے خاطر داری فرمائی وہ ہمدردی اور غمخواری کا ایک مثالی نمونہ ہے۔

بعض احباب جنازہ میں شرکت کے لئے راولپنڈی سے تشریف لائے۔ پھر احباب جماعت کی طرف سے بے شمار ٹیلیگرامز اور تعزیتی خطوط موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کراچی کے ان گنت بھائیوں اور بہنوں نے میرے گھر تشریف لا کر ہم غمزدوں کو تسلّی و تشفّی دی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے، میں سب کی دلی طور پر از حد ممنون ہوں۔

مجھ بیمار اور بے بس کے لئے غم و اندوہ کے عالم میں سب بھائیوں اور بہنوں کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں اس احسانِ عظیم پر سب کی ہی مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے نیز اپنی پیاری بچی امۃ الباسط مرحومہ کے لئے دعا کی خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی چادرِ رحمت میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس کی دائمی خوشی اور خوشحالی اسے نصیب کرے۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

امۃ الباسط کی سوگوار امی
سلیمہ بیگم اہلیہ سیٹھ محبوب علی صاحب

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ کے لڑکے عزیزم محمد اکرم کے کان کا اپریشن ہوا ہے ۵۰/- روپے مساجد فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے محترمہ موصوفہ قارئین کرام سے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کو صحتِ کاملہ و عاجلہ دے کر اپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے، آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرے جماعت نہم کے طالب علم بھائی اور میری ہمشیرہ کے میٹرک کے امتحانات ہو رہے ہیں احباب جماعت سے کامیابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (سلیم الحق خان فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ شہر)

محمد شفیع بکس میکر

ہمارے ہاں بیوٹی بکس، کٹلری بکس اور زیورات کے بکس تھوک پرچون دستیاب ہیں۔
خط لکھ کر مال منگوائیں

محمد شفیع بکس میکر
مین بازار بھیڑوں والی گلی سیالکوٹ شہر

ضروری اطلاع

(تبدیلی ٹیلی فون نمبر)

کچھ عرصہ قبل خاکسار کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ گزشتہ نمبر ۳۰۳ کی جگہ اب ہمیں نیا نمبر (۲۰۸۱) الاٹ ہوا ہے۔ احباب یہ تبدیلی نوٹ فرمائیں اور نئے نمبر ۲۰۸۱ پر فون کیا کریں۔

خاکسار
ڈاکٹر عبد القدوس شفا میڈیکوز۔ مارکیٹ روڈ نواب شاہ سندھ

اشتہار نیلامی

آمدنی محصول چونگی و دیگر ٹیکسز

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میونسپل کمیٹی ربوہ اپنے مندرجہ ذیل ذرائع آمدنی برائے عرصہ ایک سال (از یکم جولائی ۷۹ء تا جون ۸۰ء) بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔ نیلامی مورخہ ۳-۶-۷۹ بوقت دس بجے قبل دوپہر دفتر میونسپل کمیٹی ربوہ میں ہوگی۔ کاروباری حضرات کیلئے نادر موقعہ ہے۔ خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر نیلامی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔

شرائط نیلام دفتری اوقات کار میں ٹیکسیشن آفیسر میونسپل کمیٹی ربوہ کے دفتر سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ آمدنی محصول چونگی
۲۔ برآمدگی ٹیکس (روڑی، بجری اور ریت وغیرہ)
۳۔ کھاد (کوڑا کرکٹ)

المشتہر
نذیر احمد چوہدری ریذیڈنٹ مجسٹریٹ
ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ

IPL-2812

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر
⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ

ڈان — محلہ دار البرکات ربوہ

اعلان تعطیل

۲۷ مئی ۱۹۷۹ء بروز اتوار یوم خلافت کی بابرکت تقریب پر دفتر الفضل میں حسب سابق تعطیل رہے گی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲

مرکزی امتحانات اطفال مورخہ یکم جون کو ہو رہے ہیں قائدین پرچہ جات جلد تر مرکز سے منگوا لیں تاکہ امتحان بر وقت ہو سکیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ